فکر و نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کے نام پر انتشار

ربِّ قدیر کے لیے یہ کچھ مشکل تو نہ تھا کہ اہلِ زمین کی نگاہوں کے سامنے ایک مدوّن و مرتب، سِلی سِلائی کتاب آسمانوں سے نازل ہوتی، اور اس کے ساتھ ہی "اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ" کا ایسا آوازہ بلند ہوتا جسے ہر شخص اپنے کانوں سے سن کر بخوبی یہ جان لیتا کہ یہ ہے وہ کتاب (قرآنِ مجید) جسے "هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ" اور "هُدًی لِّلنَّاسِ" ہونے کا شرف حاصل ہے ـــــ اس کے بعد ان کا کام صرف یہ رہ جاتا کہ ضرورت کے مطابق اس کی نقلیں یا فوٹوسٹیٹ کاپیاں کروا کر اپنے پاس محفوظ کر لیتے اور سبھی اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اپنے جملہ شعبہ ہائے حیات میں اس سے راہنمائی حاصل کرتے ـــــ تاہم اس صورت میں یہ قرآن موجودہ قرآن سے یقیناً مختلف ہوتا اور اس میں اطاعتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ اطاعتِ رسول ﷺ، جس سے موجودہ قرآن بھرا پڑا ہے، کا کہیں ذکر تک نہ ہوتا ـــــ صرف یہی نہیں کہ حاملینِ قرآن کا کلمہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی بجائے کچھ اور، مثلاً صرف "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ہوتا۔ بلکہ ہر شخص کا کلمہ بھی جُدا ہوتا۔ یا سرے سے کوئی کلمہ موجود ہی نہ ہوتا کیونکہ یہ کلمہ ہمیں قرآنِ مجید میں یکجا کہیں نظر نہیں آتا، ہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں ملا ہے ـــــ حتیٰ کہ اسلام کی پوری تاریخ، موجودہ تاریخِ اسلام سے یکسر مختلف ہوتی اور ہر شخص کا دین الگ الگ ہوتا، کیونکہ یہ تاریخ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے بغیر ادھوری، اور یہ دین بھی آپؐ کی رہنمائی کے بغیر نامکمل ہے! ـــــ لیکن ظاہر ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ کے بغیر براہ راست امت کی طرف قرآن مجید کے نزول کا کوئی شخص بھی قائل نہیں، ہر شخص یہی کہے گا کہ ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہوا!۔ اور اگر صورتِ حال یہی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر قرآنِ مجید کو سمجھنا تو کجا، ہمارے پاس اس امر کی کوئی بیرونی شہادت بھی موجود نہیں ہے کہ یہ قرآنِ مجید واقعی اللہ رب العزت کا کلام ہے!

امر واقعہ یہ ہے کہ "إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ" کے تحت لوگوں کی راہنمائی کے لیے یہ کتاب (قرآنِ مجید) رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یوں مرحلہ وار نازل ہوئی کہ آغازِ وحی سے لے کر تکمیلِ دین تک آپؐ کا ہر قول، ہر فعل اور ہر تقریر اسی قرآنِ مجید سے عبارت ہے ——— گویا کہ پورا قرآن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت میں یوں پرویا ہوا ہے کہ اسے اس سے الگ کرنے سے اس کے جملہ جواہر بکھر کر رہ جائیں گے، اور اسی طرح قرآن مجید کی پوری تشریح و تعبیر آپؐ کی سیرتِ طیبہ ہے ——— یا بقول مولانا ابوالکلام آزادؒ ایک قرآنِ مجید آسمان سے نازل ہوتا تھا۔ اور دوسرا قرآن مدینہ کی گلیوں میں چلتا پھرتا لوگوں کی نگاہوں کے سامنے موجود تھا۔ چنانچہ جہاں آپؐ، لوگوں کے سامنے اللہ کی آیات پڑھتے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتے تھے، وہاں آپؐ کی سیرتِ طیبہ اس آیتِ قرآنی کی مصداق تھی:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ"

کہ "(اے لوگو،) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے درمیان ہر اس شخص کے لیے ایک مکمل نمونۂ عمل کی حیثیت رکھتے ہیں جو اللہ سے ملاقات یا اس کی رضامندی) اور روزِ آخرت (کی کامیابی) کی امید رکھتا ہے۔"

چنانچہ آپؐ کی حیاتِ طیبہ کے کسی ایک لمحہ کو بھی قرآنِ مجید سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا!

فرقہ بندی بلاشبہ ایک لعنت ہے، اور جس کے لازمی نتیجہ امتِ مسلمہ کی

زبوں حالی کو دیکھ کر اکثر داعیانِ اتحاد یہ کہا کرتے ہیں کہ ہمارا قرآن، ہمارا رسولؐ اور ہمارا دین ایک ہے، پھر یہ فرقہ بندی کیوں اور کس لیے؟ —— لہٰذا چاہیئے تو یہ تھا کہ مختلف فقہی مذاہب کے غیر مشروط مقلدین کی طرف سے، ان مذاہب کو شریعت کا درجہ دے دینے سے امتِ مسلمہ جس فرقہ بندی کا شکار ہوئی ہے، امت کو اس لعنت سے نجات دلانے اور سلکِ واحد میں پرونے کی خاطر قرآنِ مجید اور اس کی واحد متعین تعبیر سنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جمع ہو جانے کی دعوت دی جاتی —— لیکن بعضے سرپھروں نے خود سنت ہی کو اس آڑ میں منجملہ دیگر فقہوں کے اختلاف وانتشار کا ذمہ دار ٹھہرا لیا اور "صرف قرآن" کا نعرہ لگا کر اتحاد کے نام پر وہ انتشار پھیلایا کہ جس کے مختلف مظاہر ہمیں برصغیر کی تاریخ میں انکار واستخفافِ حدیث کے مختلف فتنوں کی صورت میں نظر آتے ہیں —— چنانچہ کسی نے حدیثِ رسولؐ سے قرآن کو الگ کر کے اس میں مذکور معجزات کا انکار کیا اور ان کی من مانی تاویل کی، تو کسی نے سنتِ رسولؐ اللہ پر رحم فرماتے ہوئے، قرآنِ مجید کو جڑ، سنتِ رسولؐ کو تنا اور شاخیں، لیکن فقہ کو اس درخت کا پھل قرار دیا —— کسی نے کسی حدیث کے مضمون سے بدکتے ہوئے، لیکن بظاہر حدیثِ رسولؐ سے عقیدت بھی بحال رکھنے کے لیے، اس حدیث کو جھوٹا کہنے کی بجائے اس کے راوی کو جھوٹا کہہ دینے میں عافیت تلاش کی تو کوئی یوں شکوہ کناں ہوا کہ لوگ قرآن کے نام پر اٹھنے والی تحریکات سے الرجک ہیں، لیکن یہ نہ سوچا کہ ان تحریکات سے الرجک ہونے کی وجہ ان تحریکات کی آڑ میں سنتِ رسولؐ کا استخفاف وانکار ہے ——

ادارہ "طلوعِ اسلام" نے قرآن کے نام پر قائم ہونے والی ہر حکومت کے سربراہ کو "مرکزِ ملت" اور پھر "مرکزِ ملت" کو خدا اور رسولؐ کا درجہ دے کر ایک خدا اور ایک رسولؐ کی بجائے ہزاروں لاکھوں خدا اور رسول بنا دیے، تو نام نہاد اہلِ قرآن نے "وحی صرف قرآن میں ہے" کا نعرہ لگا کر علی الاعلان سنتِ رسولؐ سے بیزاری کا اظہار کیا اور احادیث کو محض روایات کا نام دے کر ان کا یوں تمسخر اڑایا کہ آج اگر کوئی ایک بھی غازی علم الدین شہید موجود ہوتا تو یہ لوگ

کب کے اپنے انجام کو پہنچ کر "خس کم جہاں پاک"، کی خبر دے چکے ہوتے ـــــ لیکن کھلی چھٹی مل جانے کے باعث آج ان کی ہمتیں یوں جوان ہیں کہ اُن مسائل میں بھی امت کو متفق نہ رکھنے کی کوششوں میں مصروف ہیں، جن مسائل سے متعلق امتِ مسلمہ کے درمیان کبھی کوئی اختلاف رُونما نہیں ہوا ـــــ چنانچہ ان کے نزدیک نمازیں پانچ کی بجائے تین رہ گئیں، ہر نماز کی رکعات صرف دو ٹھہریں، ہر رکعت میں سجدہ صرف ایک صحیح قرار پایا ـــــ جبکہ نماز میں تکبیرِ انتقال جملہ "اللہ اکبر" سرے سے ہی غلط ہو گیا کہ یہ جملہ قرآن میں نہیں، تسبیحاتِ رکوع و سجدہ بدل گئیں، درودِ ابراہیمی کا یُوں مذاق اڑایا کہ "اللہ تو فرماتا ہے: "یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا"، ـــــ "لیکن یہاں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ"، کہہ کر خدا کے اس حکم کو خدا ہی کی طرف لوٹایا جا رہا ہے کہ تم صلوٰۃ پڑھو، ہم کیوں پڑھیں؟" ـــــ کسی نے قرآن ہی میں سے چار نمازیں تلاش کر لیں تو کوئی پانچ سے بھی زیادہ کا مدعی ٹھہرا ـــــ اور کسی نے یہاں تک کہہ دیا کہ قرآنِ مجید کے لفظِ صلوٰۃ کا مفہوم صلوٰۃ نہیں بلکہ نظامِ ربوبیت میں داخل ہونا ہے! اور اس طرح نبوی نماز کا سرے سے ہی انکار کر دیا گیا!

ـــــ الغرض وُہ کون سا ستم ہے جو سنتِ رسول پر، اور پھر اسی بہانے دینِ اسلام پر نہیں توڑا گیا؟ یہ ایک طویل اور دلخراش داستان ہے، جس نے بظاہر "قرآن کے نام پر اتحاد"، لیکن درحقیقت "قرآن کے نام پر انتشار" پھیلانے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا ـــــ اور اس طرح وہی صورتِ حال پیدا کر دی گئی ہے کہ گویا واقعی یہ کتاب (قرآنِ مجید) مدوّن و مرتب، براہِ راست امت کے حوالہ کر دی گئی تھی، اس اعلان کے ساتھ کہ جاؤ اور اس کی حسبِ ضرورت کاپیاں کروا کر اپنے پاس محفوظ رکھو اور پھر اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اس سے راہنمائی حاصل کرو! ـــــ نہ رسول اللہ کا کوئی مقام رہا، نہ اطاعتِ رسول اور اتباعِ رسول کا کوئی تصور باقی رہ گیا ـــــ نہ یہ وُہ قرآن رہا اور نہ یہ وُہ اسلام رہا ـــــ اور جس صورتِ حال کو تسلیم کرنے سے امتِ مسلمہ کا کوئی ایک بھی فرد انکاری تھا، اسی کو تسلیم کروانے کی خاطر آج بلیشمار علمبردار میدان میں آ گئے ہیں ـــــ ستم بالائے ستم،

یہ سب کچھ اس دورِ حکومت میں ہو رہا ہے جس نے زبانی اور کلامی ہر سُو کتاب و سنّت کی حکمرانی کے جھنڈے گاڑ دیے ہیں! ——— کیا خدا ان ذمہ داروں سے روزِ محشر یہ نہیں پُوچھے گا کہ فرقہ وارانہ اور گمراہ کن لٹریچر تلاش کرنے کے لیے چھاپے مارتے وقت تم اس لٹریچر کو کیوں بھول گئے تھے جو تمہاری اپنی سرپرستی میں شائع ہو کر تمہارے دفتر کی میزوں پر پڑا رہتا تھا اور جو "یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ" کی کامل و مکمل تفسیر تھا؟ ——— یقیناً یہ قرآن، جو آج قرآن کے ان علمبرداروں اور ان کے سرپرستوں کے در پر ٹھکرا دیا رہا ہے کہ:

"وَیَوۡمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیۡهِ یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِی اتَّخَذۡتُ مَعَ الرَّسُوۡلِ سَبِیۡلًا" ——— روزِ محشر رسول اللہؐ بھی اسی قرآن کے ہمنوا ہو کر مدعی ہوں گے کہ:

"رَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا"

——— قرآنِ مجید سے اس سلوک کی شکایت کی خبر رسول اللہؐ کی طرف سے اور رسول اللہ سے اس بیزاری کی جسارت کی وعید قرآنِ مجید کی طرف سے، اُسی قرآن مجید کی سورۃ الفرقان میں ایک ہی مقام پر موجود ہے جو رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا ——— کیونکہ رسول اللہؐ کو قرآن سے اور قرآن کو رسول اللہ سے ایک لمحہ کے لیے بھی علیحدہ نہیں کیا جا سکتا ——— لیکن ؏

سینہ ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم!

——— اِنَّمَآ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَحُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ ——— وَاِلَی اللّٰهِ الۡمُشۡتَکٰی، وَمَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلَاغُ!

(اکرام اللہ ساجد)

خط و کتابت کرتے وقت

خریداری نمبر کا

حوالہ ضرور دیں

(مینجر)